© rasailojaraid.com



اسلام اور جدید مسائل

# مروجہ خلع پر ایک تحقیقی نظر

ڈاکٹر مولانا عبدالمالک

لیکچرر اسلامیات گورنمنٹ کالج پشاور

## خلع:

خلع عربی زبان کا لفظ ہے اور ''خَلَع'' سے نکلا ہے جس کے معنی اتارنے کے آتے ہیں۔ خلع باب فتح سے بھی اتارنے کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں مثلاً خلع کتفہ عضو کو اپنی جگہ سے ہٹانا۔ خلع القائد، قائد کو معزول کر دینا۔ خلع امراتہ مال کے عوض طلاق دینا۔

## اِختَلَعَ الشیٔ:

کسی شے کو نکال دینا، کھینچ لینا، اختلعت المرأة من زوجها. عورت کا اپنے خاوند کو مال دے کر طلاق لے لینا۔ اسی سے اسم ''الخلع'' ہے۔(المنجد)

الخلع بالفتح النزع یقال خلع توبه عن بدنه ای نزع وخالعت زوجها اذا افتدت منه بما لها والا سم الخلع بالضم . (هدایه)

## خلع کی اصطلاحی تعریف:

''الزالة ملک النکاح ببدل بلفظ الخلع ''خلع کے لفظ کے ذریعے معاوضہ لے کر ملکِ نکاح کو زائل کرنا خلع کہلاتا ہے۔(فتح القدیر)

ھدایہ کے حاشیہ میں خلع کی اصطلاحی تعریف یوں لکھا ہوا ہے۔ اخذ مال المرأة بازاء ملک النکاح بلفظ الخلع . (هدایه)

خلع کی اصطلاحی تعریف کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو کسی وجہ سے اتنا ناپسند کرتی ہو کہ اس کے ساتھ کسی صورت پر نبھاؤ ممکن نہ رہا ہو تو اس کا بہترین طریقہ تو یہ یہی ہے کہ وہ شوہر کو راضی کر کے طلاق دینے پر آمادہ کرے۔ ایسی صورت میں شوہر کو بھی چاہیے کہ شرافت کے ساتھ اپنی بیوی کو ایک طلاق دے کر چھوڑ دے تا کہ عدت گزارنے کے بعد وہ جہاں چاہے نکاح کر سکے۔

لیکن اگر شوہر اس بات پر راضی نہ ہو تو عورت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ شوہر کو کچھ مالی معاوضہ پیش کر کے آزاد کرنے پر آمادہ کر سکتی ہے عموماً اس غرض کے لئے عورت مہر معاف کر دیتی ہے اور شوہر اسے قبول کر کے عورت کو آزاد کر دیتا ہے اس کام کے لئے اسلامی شریعت میں جو خاص طریقہ کار مقرر ہے اسے فقہ کی اصطلاح میں ''خلع'' کہا جاتا ہے۔

## خلع میں معاوضہ کا بیان:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



خلع میں دوسرے شرعی معاملات کی طرح ایجاب وقبول کے ذریعے انجام پاتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ خلع میں معاوضہ ہوتا ہے اگر زیادتی شوہر کی طرف سے ہو تو تقریباً تمام فقہاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شوہر کے لئے معاوضہ لینا جائز نہیں اسے چاہیے کہ وہ بغیر معاوضہ کے بیوی کو طلاق دے دیں۔(ھدایہ)

ایسی صورت میں اگر معاوضہ لے گا تو گناہ گار ہو گا اس بارے میں قرآن مجید کا واضح ارشاد ہے کہ "وان اردتم استبدال زوج مکان زوج واتیتم احدھن قنطارا فلا تأخذ وامنه شیئا اتا خذونه بھتانا واثما مبینا" ۔''اور اگر تمہارا ارادہ ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی کرنے کا ہو اور ان میں سے ایک کو کچھ مال تم نے دیا ہو تو اس مال میں سے کچھ نہ لو۔ کیا تم اس کو بہتان اور کھلے گناہ کے طور پر واپس لو گے؟ (سورۃ النساء آیت نمبر۲۰)

ہاں اگر زیادتی عورت ہی کی طرف سے ہو اور وہی رشتۂ ازدواجیت کو زائل کرنا چاہتی ہے اس صورت میں شوہر کے لئے معاوضہ لینا جائز ہے لیکن بہتر صورت یہ ہے کہ یہ معاوضہ مقدار مہر سے زائد نہ ہو۔ اگر باہمی رضامندی کے ساتھ مہر سے زیادہ مقدار معاوضہ مقرر کر لی گئی تو بھی خلع صحیح ہوگا۔ اور عورت پر لازم ہوگا کہ مقررہ مقدار کا معاوضہ ادا کرے۔(بدائع الصنائع)

قرآن مجید کی یہ آیت بھی اس بات کو واضح کرتی ہے " ولا یحل لکم ان تا خذو امما اتیتموھن شیئاً الا ان یخافا الا یقیما حدود اللہ فان خفتم الا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیھما فیما افتدت به " (سورۃ البقرۃ)

اور جائز نہیں کہ جو مہر تم ان کو دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو۔ ہاں اگر بیوی اور شوہر کو خوف ہو کہ وہ خدا کے حدوں کو قائم نہ رکھ سکیں تو اگر عورت خاوند کے ہاتھ سے رہائی پانے کے بدلے میں کچھ دے ڈالے تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔ (ترجمہ: مولانا فتح محمد جالندھریؒ)

خلع کے معاملے کو میاں بیوی باہمی رضامندی کے ساتھ خود کر سکتے ہیں اور ائمہ اربعہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ اگرچہ بعض فقہاء کے نزدیک خلع کے معاملے میں عدالت کی طرف رجوع کریں گے خود کرنے کے مجاز نہیں۔(المبسوط السرخسی)

## خلع کی حیثیت طلاق ہے یا فسخ:

خلع کے معاملے میں فقہاء مجتہدین کا اختلاف ہے کہ خلع طلاق ہے یا فسخ؟ حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت سعید بن مسیبؒ، حضرت حسن بصریؒ، قاضی شریحؒ، ابراہیم نخعی، امام مالک، امام ابوحنیفہؒ، سفیان ثوریؒ، امام ورزاعی اور ایک قول کے مطابق امام شافعیؒ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ خلع طلاق ہے۔

لیکن حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عثمانؓ، امام احمد بن حنبلؒ، اسحٰق راہویہؒ، ابوثورؒ وغیرہ کا قول یہ ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے لہٰذا اس پر طلاق کے احکام جاری نہیں ہوں گے اور امام شافعیؒ کا ایک قدیم قول بھی یہی تھا۔(ھدایہ)

اس اختلاف کا ثمرہ یہ ہے کہ دین اسلام نے شوہر کو بیوی کے سلسلے میں تین طلاقوں کا اختیار دیا ہے۔ اگر شوہر بیک وقت تینوں طلاقوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



کو دینے کا گناہ کرے تو پھر نہ بیوی سے رجوع کر سکتا ہے اور نہ حلالہ کے بغیر نکاح کر سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص صرف ایک طلاق دے اسے دوبارہ رشتہ نکاح قائم کرنے کا اختیار رہتا ہے۔ اب اگر وہ اس اختیار کو استعمال کر کے دوبارہ بیوی کو نکاح میں رکھ سکتا ہے تو اس شخص کو اب صرف دو طلاقوں کا اختیار رہے گا۔ کیونکہ ایک طلاق وہ دے چکا ہے اگر وہ دو طلاقیں اور دے تو بیوی کو بغیر حلالہ کے نکاح نہیں کر سکتا ہے۔ اب جو حضرات ''خلع'' کو طلاق قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک خلع سے ایک طلاق واقع ہوگی۔ تو یہ طلاق شمار ہوگی۔ لہٰذا اگر وہ اس کی رضامندی سے اسے دوبارہ نکاح میں لے آئے تو اسے اب صرف دو طلاقوں کا اختیار ہوگا۔ یعنی اب اگر وہ دو طلاقیں بھی دے دے گا تو طلاق مغلظہ واقع ہو جائے گی۔ جس کے بعد دوبارہ نکاح حلالہ کے بغیر ممکن نہیں۔

لیکن جو حضرات خلع کو فسخ نکاح قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک اگر خلع کے بعد میاں بیوی باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح کر لیں تو شوہر کو بدستور تین طلاق دینے کا اختیار رہتا ہے۔ اور صرف دو طلاقوں سے بیوی مغلظہ نہیں ہوگی کیونکہ خلع کو انہوں نے طلاق شمار نہیں کی ہے۔ (مبسوط السرخسی)

لیکن یہ متفق علیہ مسئلہ ہے کہ خلع سے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ کنایات میں سے ہے اور کنایات سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے۔ (ھدایہ)

معاوضہ دے کر طلاق حاصل کرنے کے لئے خلع کے علاوہ ''مبارات'' ''صلح'' ''فدیہ'' اور طلاق علی المال کے الفاظ بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ ان کے درمیان صرف لفظی فرق ہے یہ تمام ایک دوسرے کے معنی میں استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن بعض مالکی فقہاء نے ان الفاظ میں فرق بیان کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔ اگر عورت تمام مہر کے بدلے میں طلاق حاصل کرلے تو اسے خلع کہیں گے اور اگر مہر کا کچھ حصہ معاوضہ قرار پائے تو اسے فدیہ کہیں گے اور اگر مہر سے زائد مقدار معاوضہ قرار پائے تو اسے صلح کہیں گے اور اگر طلاق کے بدلے میں عورت اپنا کوئی اور حق ساقط کرے تو اسے مبارات کہا جائیگا۔ (فتح الباری)

اور یہ بات یاد رہے کہ خلع میں میاں بیوی کے باہمی رضامندی ضروری ہے چاہے عدالت میں خلع کریں یا غیر عدالت میں خلع کریں۔

خلع کے لئے کیا چیز معاوضہ بن سکتی ہے؟

جو چیز شرعاً مہر ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے اور بطور مہر ادا کیجاتی ہے وہی چیز بللہ معاوضہ خلع ہونے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے اور اگر معاوضہ خلع کی نوعیت بیان نہیں کی اس کو مجہول رکھا مثلاً یہ کہہ دیا بیوی نے کہ جو کچھ میرے ہاتھ میں ہے اس کے عوض مجھ سے خلع کیجئے اس صورت میں خلع صحیح نہیں ہوگا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہر صورت میں خلع کے معاوضہ کی تعین اور نوعیت بیان کرنا ضروری ہے۔ (ھدایہ)

یہ امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا قول ہے لیکن امام مالکؒ کے نزدیک مجہول اور معدوم چیز بھی معاوضہ خلع قرار پاسکتی ہے۔ (بدایۃ المجتہد)

اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک خلع کا معاوضہ بیع کے معاوضہ کے مشابہ ہے لہٰذا جو شرائط بیع اور عوض بیع کے سلسلے میں ہوتے ہیں ان شرائط کا لحاظ خلع کے معاوضہ میں بھی کیا جائے گا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



لیکن امام مالکؒ کے نزدیک معاوضہ خلع کی حیثیت شیٔ موہوبہ یا موصٰی بہا کی سی ہے اس کا موجود ہونا شرط نہیں۔ (مجموعہ قوانین اسلام)

شوہر اپنی بیوی کو حرام چیز پر خلع دے تو عورت پر معاوضہ واجب ہوگا یا نہیں:

مسئلہ یہ ہے اگر شوہر اپنی بیوی کو حرام چیز کے عوض خلع دے اس صورت میں اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ طلاق بائن واقع ہو جائے گی۔ اور امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ کے نزدیک عورت سے مہر مثل دلایا جائیگا۔ (ھدایہ)

اور اگر شوہر حرام چیز کے عوض اپنی بیوی کو طلاق دے تو اس صورت میں عورت کے ذمے میں معاوضہ واجب نہیں ہوگا اور طلاق رجعی واقع ہوگی کیونکہ پہلی صورت میں لفظ خلع طلاق بالکنایہ کے سبب سے طلاق بائن کے حکم میں ہوگا جبکہ دوسری صورت میں طلاق کا لفظ صریح ہے اس لئے طلاق رجعی واقع ہوگا۔ کیونکہ اصول یہ ہے کہ اگر "خلع" کا عوض کسی وجہ سے باطل ہو جائے تو خلع باطل نہیں ہوگا بلکہ طلاق بائن ہو جائے گی۔ لیکن اگر طلاق بالمال ہو اور کسی وجہ سے معاوضہ طلاق باطل ہو جائے گا۔ تو طلاق رجعی واقع ہوگی اور ایسی صورت میں مرد کو دوران عدت رجوع کا حق حاصل ہوگا۔ اسی طرح فاسد شرطیں لگانے سے بھی خلع باطل نہیں ہوتا۔ (ھدایہ)

## خلع کے جواز کے بارے میں آراء:

خلع کے جواز کے سلسلے میں مختلف اقوال ہیں ان میں سے کچھ اقوال ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) خلع اصلاً جائز نہیں۔

(۲) خلع ہر حال میں جائز ہے خواہ ضرر کے ساتھ ہو۔

(۳) خلع جائز نہیں الا یہ کہ مرد عورت کو زنا کار پائے۔

(۴) خلع جائز نہیں مگر یہ خوف دامن گیر ہو کہ زوجین حدود اللہ کو قائم نہ رکھ سکیں۔

(۵) خلع ہر حال میں جائز ہے مگر اس صورت میں جب کہ خلع سے ضرر ہو۔ (مجموعہ قوانین اسلام)

خلع کے جواز کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے۔ **"فان خفتم الا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیھما فیما افتدت بہ"** یعنی اگر تم ڈرو کہ وہ دونوں (میاں بیوی) اللہ کی حدود کو قائم رکھ سکیں گے تو دونوں پر کچھ نہیں گناہ۔ اس میں کہ عورت بدلہ دے کر رہائی حاصل کرے۔ (سورۃ البقرہ)

آیۂ کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ اگر میاں بیوی میں ایسی نفرت ہو کہ باہمی الفت ومحبت کے ساتھ زندگی گزارنا ان کے لئے مشکل ہو اس صورت میں عورت مرد کو معاوضہ دے کر خلع حاصل کر سکتی ہے اور مرد کے لئے بھی اس صورت میں معاوضہ لینا جائز ہے۔ جب کہ کسی طرح دونوں میں موافقت ممکن نہ ہو۔ اس بات کا اندیشہ ہو کہ زوجین باہمی مخالفت کے سبب احکام خداوندی کی پابندی نہ کر سکیں گیں لیکن اگر شوہر کی طرف سے بیوی کے حقوق کی ادائیگی میں قصور پایا جائے تو اس صورت میں مرد کے لئے معاوضہ لینا جائز نہیں جس کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



مختصر القدوری ان الفاظ سے بیان کرتے ہیں۔وان کان النشوز من قبله یکره له ان یاخذ منها عوضاً . وان کان النشوز من قبلها کره که ان یاخذ منها اکثر مما اعطاها. (المختصر القدوری) سورة بقرہ کی آیت سے ایسی حالت میں خلع کا جواز ثابت ہے جب میاں بیوی میں اختلاف پائی جائے۔ چنانچہ داود ظاہری کے نزدیک خلع صرف اس صورت میں جائز ہے کہ جب میاں بیوی دونوں کو یہ خطرہ ہو کہ وہ دونوں حدود اللہ کو قائم نہ رکھ سکیں گے۔

ابن رشد لکھتے ہیں کہ خلع کا فلسفہ یہ ہے کہ خلع عورت کے اختیار میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ طلاق مرد کے اختیار میں ہے چنانچہ جب عورت کو مرد کی طرف سے نا قابل تلافی تکلیف ہو تو عورت اپنے اختیار کو استعمال کر کے مرد سے خلع حاصل کر سکتی ہے اور جب مرد کو عورت کی طرف سے تکلیف ہو تو شارع نے اسے طلاق کا حق دیا ہے۔(بدایۃ المجتہد)

اسی طرح خلع کے جواز کے سلسلے میں ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی کے خلع کا واقعہ ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے چنانچہ امام بخاری نے حضرت ابن عباس سے روایت بیان کی ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ !میں ثابت بن قیس کے نیک برتاؤ اور خوبی دین میں کچھ عیب نہیں لگاتی لیکن حالت اسلام میں کفر (ناشکری) کو برا جانتی ہوں'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس کا باغ واپس کروگی؟ اس نے کہا ہاں، آنحضرت ﷺ نے ثابت بن قیس سے فرمایا ''باغ لے لو اور اس کو ایک طلاق دے دو'' یہ اس حدیث کا مفہوم ہے اور حدیث کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

**حدثنا ازهر بن جمیل قال حدثنا عبدالوهاب الثقفی قال حدثنا خٰلد عن عکرمة عن ابن عباس ان امراة ثابت بن قیس اتت النبی ﷺ فقالت یا رسول الله ﷺ ثابت بن قیس ماأعتب علیه فی خلق ولا دین ولکنی اکره الکفر فی اسلام فقال رسول الله ﷺ اتر دین علیه حدیقة قالت نعم قال رسول الله ﷺ اقبل الحدیقة وطلقها تطلیقة. (بخاری شریف ج . ۲)**

بہر حال ثابت بن قیس کی بیوی اس کے نکاح میں رہنے کے لئے آمادہ نہ تھی اور حضور ﷺ کو اس امر کا اطمینان ہو گیا تھا کہ عورت اپنے شوہر سے اس قدر متنفر اور بے زار ہے کہ اگر ان میں خلع نہ کیا جائے تو وہ حدود اللہ کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو حضور ﷺ نے ان کے درمیان خلع کرادی اور یہ اسلام میں سب سے پہلا خلع تھا۔اور بعض مفسرین کا کہنا بھی یہی ہے کہ سورة بقرة کی آیت " فان خفتم الا یقیما حدود الله " اس سلسلے میں نازل ہوئی۔

اگر کوئی معقول عذر یا مجبوری نہ ہو اس صورت میں خلع حاصل کرنے کے بارے میں سخت وعید ترمذی شریف میں بیان ہوئی ہے ارشاد نبوی ہے۔عن رسول ﷺ قال ایما امراة سالت زوجها طلاقا من غیر باس فحرام علیها رائحة الجنة /لم ترح رائحة الجنة. (ترمذی شریف ج۔۱) یعنی جو عورت کسی معقول عذر کے علاوہ شوہر سے طلاق حاصل کرنا چاہے تو اس عورت پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ خلع کی اجازت اور جواز شدت ضرورت کے وقت ہے۔عام حالات میں خلع کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ممانعت ہے۔

## خلع کے کچھ ذیلی مسائل مندرجہ زیل ہیں۔

اگر عورت خلع پر راضی نہ تھی شوہر نے زبردستی خلع پر مجبور کیا یعنی مار پیٹ کر دھمکا کر خلع کیا تو طلاق واقع ہوگی لیکن مال عورت پر واجب نہیں ہوگی۔اور اگر مرد کے ذمے مہر باقی ہے تو وہ بھی معاف نہیں ہوگا۔

یاد رہے کہ لفظ خلع کا استعمال بھی ضروری ہے اگر یوں کہا کہ ہزار روپے کہ عوض میری جان چھوڑ ادے، یا یوں کہا کہ میرے مہر کے عوض مجھے طلاق دیدے تو اس کو خلع نہیں کہیں گے اگر شوہر نے اس مال کی عوض طلاق دیدی تو طلاق بائن واقع ہوگی لیکن خلع کے احکام اس پر جاری نہیں ہوں گے۔

اس طرح نابالغ لڑکا اور دیوانہ پاگل آدمی اپنی بیوی سے خلع نہیں کرسکتا ہے بلکہ خلع کرنے کے لئے عاقل بالغ ہونا ضروری شرط ہیں۔(بہشتی زیور)

## اسلامی ممالک میں خلع کے متعلق قوانین:

مختلف اسلامی ممالک میں خلع کے قوانین مندرجہ زیل ہیں۔

### (۱) جمہوریہ مصر کا قانون خلع:

مصر میں خلع کے سلسلے میں درجہ ذیل دفعات ملتے ہیں۔

(الف) اگر زوجین حقوق زوجیت ادا کرنے سے قاصر ہوں تو نکاح صحیح ہے طلاق اور خلع جائز ہوگا۔

(ب) خلع کی صحت کے لئے شرط ہے کہ خلع دینے والا طلاق واقع کرنے کا اہل ہو اور خلع لینے والی عورت اس کی محل ہو۔

(ج) خلع میں عوض شرط نہیں ہے لہذا عوض کے ساتھ ہو یا بغیر عوض کے ہو خلع واقع ہو جائے گا۔

(د) شوہر کے لئے یہ بات قضاء جائز ہوگی کہ جو کچھ اپنی بیوی کو دے چکا ہے اس سے زائد پر خلع کرے۔

(ر) خلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے خواہ بعوض مال ہو یا بلا عوض مال ہو اور خلع قضائے قاضی پر موقوف نہ ہوگا۔(مجموعہ قوانین اسلام۔ج۔۲ ا ا از تنزیل الرحمٰن)

### (۲) شام کا قانون خلع:

ملک شام میں خلع سے متعلق حسب ذیل قوانین ہیں۔

(۱) خلع کی صحت کے لئے شرط ہے کہ خلع دینے والا شوہر طلاق دینے کا اہل ہو اور خلع لینے والی عورت اس کی محل ہو۔اگر عورت سن رشد کو نہ پہنچی ہو جب اسے خلع کی جائے تو بدل خلع اس پر لازم نہیں آتا مگر ولی مال کی موافقت سے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



(ب) ہر وہ چیز جس کا لزوم شرعاً صحیح کا معاوضہ ہو سکتی ہے۔

(ج) جب مہر کے علاوہ کسی اور چیز پر خلع کیا جائے تو عورت پر اس کی ادائیگی لازم ہوگی اور خلع کرنے والے فریقین تمام حقوق سے جو مہر اور نفقہ سے ہوں بری ہو جائیں گے۔

(د) جب خلع کرنے والے فریق صراحت کے ساتھ معاوضہ خلع کی نفی کریں تو خلع پانے والی عورت طلاق محض کے حکم میں داخل ہوگی اور اس سے صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ (مجموعہ قوانین اسلام ج ۲)

## (۳) عراق کا قانون خلع:

عراق میں خلع کے مندرجہ ذیل قوانین ہیں۔

(ا) خلع کے شرط ہے کہ خلع دینے والا مرد طلاق واقع کرنے کا اہل ہو اور عورت اس کی محل ہو اور خلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔

(ب) شوہر کے لئے جائز ہے کہ وہ مہر سے زائد یا کم پر اپنی بیوی سے خلع کرے۔ (مجموعہ قوانین اسلام ج ۲)

## (۴) مراکش کا قانون خلع:

مراکش میں خلع کے موضوع پر مندرجہ ذیل قوانین قابلِ ذکر ہیں۔

(الف) میاں بیوی کے لئے جائز ہے کہ وہ خلع کے ذریعہ طلاق پر راضی ہو جائیں۔

(ب) ایک عورت جب سن رشد کو پہنچ چکی ہو تو خلع لے سکتی ہے اور اگر وہ سن رشد کو نہ پہنچ چکی ہو ایسی عورت سے خلع کیا جائے تو طلاق واقع ہوگی مگر اس کے ذمہ خلع کا معاوضہ ولی مال کی رضامندی کے بغیر لازم نہ ہوگا۔ (مجموعہ قوانین اسلام ج ۲)

مندرجہ بالا گزارشات خلع کے سلسلے میں قلمبند کر دیا۔ اللہ تعالیٰ مذکورہ تحریر کو عوام الناس کے لئے فائدہ مند بنا دے۔ (آمین ثم آمین)

### بے فائدہ کام

چھ کام بے فائدہ ہوتے ہیں:

۱۔ انسان یہ سمجھے کہ میرے دل میں اللہ کا بہت خوف ہے۔ مگر وہ گناہوں سے نہ بچے تو یہ ''خوف'' بے فائدہ ہے۔

۲۔ جو انسان کہے کہ مجھے اللہ سے بڑی امیدیں ہیں، مگر عمل کی کوشش نہ کرے تو یہ ''امید'' بھی بے فائدہ ہے۔

۳۔ آدمی اللہ سے دعا مانگے مگر اللہ تعالیٰ سے حسن ظن نہ رکھے تو وہ ''دعا'' بھی بے فائدہ ہے۔

۴۔ ندامت کے بغیر ''استغفار'' بالکل بے فائدہ ہوتا ہے۔

۵۔ اصلاحِ باطن کے بغیر ''ظاہر'' بے فائدہ ہوتا ہے۔

۶۔ اخلاص کے بغیر ''عمل'' بے فائدہ ہوتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



سائنس اور اسلام

# موبائل فون اور انٹرنیٹ سے متعلقہ جدید مسائل واحکامات

مولانا حذیفہ غلام محمد وستانوی

## موبائل پر ہیلو(Hello) سے گفتگو کا آغاز:

لفظ ہیلو (Hello) کے معنی کسی کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانا ہے، عام فہم زبان میں اس کے معنی ''سنو'' ہوتے ہیں اور یہ کلام میں داخل ہے، اس لئے ٹیلیفون پر السلام علیکم کے بجائے ہیلو سے کلام کا آغاز کرنا خلاف سنت ہے، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام سے پہلے سلام کی تعلیم فرمائی۔ عن جابر بن عبداللہؓ قال قال رسو ل الله صلى الله عليه وسلم السلام قبل الكلام . (ترمذی شریف : ج ۲/ص ۹۹)

مسجد میں موبائل کھلا رکھ کر آنا: مسجد میں موبائل کھلا رکھ کر آنا یہ احترام مسجد کے خلاف ہے کیونکہ اگر گھنٹی بجی تو شور وغل ہوگا جو کہ ممنوع ومکروہ ہے، ابوداؤد کے حاشیہ میں ''باب کراهية انشاد الضيالة'' کے تحت عبارت ہے " ويلحق به مافى معناه من البيع والشراء والا جارة ونحوها من العقود و كراهية رفع الصوت فى المسجد" کراهية رفع الصوت فى المسجد کی صراحت سے موبائل کی گھنٹی کا شور وغل مکروہ وممنوع قرار پائے گا۔ (ابوداؤد شریف : ج ۱/ص ۶۸) اور صاحب فتاویٰ ہندیہ فرماتے ہیں، ان لايرفع فيه الصوت من غير ذكر الله. (الفتاوىٰ الهنديه: ج ۵ /ص ۳۲۱)

## موبائل پر میوزک یا گانے کا سننا نیز گانے وغیرہ لوڈ کرنا:

موبائل پر میوزک یا گانے سننا اسی طرح موبائل میں ان چیزوں کو لوڈ کرنا، اور رنگ ٹونز میں گانے کی میوزک یا گانے سیٹ کرنا شرعاً ممنوع حرام ہے۔ لقوله تعالىٰ : "ومن الناس من يشترى لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم" . (سورة لقمان :الآية، ٦)

جاء فى التفسير ان المراد به الغناء ......... سماع غناء فهو حرام باجماع العلماء . واستماع ضرب الدف والمزما رو غير ذلك حرام. (ردالمحتار : ج ۹/ص ۵۶۶)

## موبائل میں رنگ ٹون کی جگہ قرآنی آیات وکلماتِ اذان کے فیڈ کرنے کا حکم شرعی:

اس سلسلہ میں اس سے قبل دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی سے ایک تفصیل فتویٰ شائع ہوا تھا جو کہ اکابر علماء نے بھی اس پر دستخط کئے تھے ذوق رکھنے والے جلد ۴ شمارہ نمبر ۱ پر ملاحظ فرمادیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



موبائل میں رنگ ٹون کی جگہ آیات قرآنیہ یا کلمات اذان وغیرہ کے فیڈ (Feed) کرنے میں ابتذال وامتہان، یعنی تحقیر وتذلیل لازم آتی ہے، اس لئے یہ ناجائز ہے۔ اور فقہ کا قاعدہ مسلمہ ہے ''الامور بمقا صدھا''. شباہ والنظائر : ج ا /ص ۱۱۳).

وکذا الحارس اذاقال فی الحرا سة لا اله الا الله یعنی لأجل الا علام بانه مستیقظ.(الاشباہ والنظائر : ج ا /ص ۱۱٦)

## موبائل پر بذریعۂ میسیج کسی اجنبیہ سے گفتگو کرنا:

موبائل پر کسی اجنبیہ سے میسیج کے ذریعہ گفتگو کرنا ایسا ہی ہے جیسے آمنے سامنے گفتگو کرنا، اس لئے یاناجائز ہے۔ ولا یکلم الأجنبية الا عجوز أ،ویجوز الکلام المباح مع امرأة اجنبية . (ردالمحتار : ج ۹/ ۵۳۰)

وفی الحدیث دلیل انه لا بأس بأن یتکلم مع النساء بمالا یحتقا ج الیه ولیس هذا من الخوض فیما لا یعنیه ،انما ذلک فی کلام فیه اثم . (ردالمحتار : ج ۹/ ۵۳۰).

## دورانِ نماز موبائل بند کرنا:

ایسا کام جس کے کرنے والے کو دیکھ کر یہ یقین ہو کہ وہ نماز میں نہیں ہے تو وہ عمل کثیر ہے، اور جس کام کے کرنے والے کو دیکھ کر یہ شک ہو کہ وہ نماز میں نہیں ہے تو یہ عمل قلیل ہے (در مختار)۔ اگر دوران نماز موبائل بجنا شروع ہو اور اسے عمل قلیل یعنی جیب کے اوپر ہی سے محض بٹن دبا کر بند کرنا ممکن ہو تو بند کردے نماز کراہیت کے ساتھ صحیح ہوگی، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو نماز توڑ کر بند کرنا مباح ہونا چاہئے اس لئے کہ جب جسمانی تکلیف کے اندیشہ سے نماز توڑنا مباح ہے تو دینی ضرر یعنی اپنے اور دیگر مصلیوں کے خشوع وخضوع میں خلل اور مسجد کی بے ادبی وبے حرمتی میں بدرجۂ اولیٰ رخصت حاصل ہوگی، کیوں کہ دینی دفع ضرر جسمانی دفعِ ضرر پر مقدم ہے، تاکہ دیگر مصلیوں کے خشوع وخضوع میں خلل واقع نہ ہو اور مسجد کا ادب بھی ملحوظ رہے، اب نئی تحریمہ سے امام کی اقتداء کرے جتنی نماز مل جائے اسے پڑھ لے اور جو چھوٹ جائے اس کو پورا کرلے۔

عن ابی ہریرةؓ قال: أمر رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتل الا سود ین فی الصلوٰة الحیة والعقرت. (ترمذی شریف : ج ا /۸۹)

''ویباح قطعها لنحو قتل حیة وند دابة وفور قدر '' در مختار . (ردالمحتار : ج ۲ /ص ۴۲۵).

## موبائل میں گیم ڈاؤن لوڈ کرنا:

موبائل میں جاندار یا غیر جاندار کی تصویر والے گیم ڈاؤن لوڈ کر کے کھیلنا جیسے کرکٹ، فٹبال، کیرم بورڈ وغیرہ اس میں ضیاع وقت لازم آتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



بالخصوص جب کہ اس میں تصاویر بھی موجود ہوں تو اس کی برائی اور بڑھ جاتی ہے، لہٰذا اس سے اجتناب لازم ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے، "من حُسن اسلام المرء ترک مالا یعنیه. (جمع الجوامع: ج ٦ /ص ٣٩٣).

قال الشامیؒ: "کل لعبٍ وعبثٍ ......... حرام. (ردالمختار: ج ٩ /ص ٥٦٦)

## ایک موبائل سے دوسرے موبائل پر تصویری میسج یا فلم یا گانے بھیجنا:

کسی شخص کے کہنے پر یا از خود کسی دوسرے موبائل پر جانداروں کی تصویر والے میسج بھیجنا، اسی طرح ایک موبائل سے دوسرے موبائل میں فلم یا گانا بھیجنا شرعاً ناجائز اور سخت گناہ ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ "ان اشد الناس عذابا عند الله المصورون" (بخاری شریف: ج ٢ /ص ٨٨٠)

وعن ابن عباسؓ: قال سمعت رسول الله ﷺ یقول: لا تدخل الملائکة بیتا فیه صورة تمثال، والمصورون یعذبون یوم القیامة فی النار یقول لهم الرحمٰن قوموا الی ما صورتم، فلا یزالون یعذبون حتیٰ تنطق الصورو لا تنطق. (مجمع الزوائد: ج ٥/ص ٢٢٦)

وقال تعالیٰ: ومن الناس من یشتری لهو الحدیث لیضل عن سبیل الله بغیر علم. (سورة لقمان، الآیة: ٦)

وجاء فی التفسیر أن المراد الغناء. (ردالمحتار: ج ٩/ص ٥٠٢).

قال الحصکفیؒ: وفی المعراج مودلت المسئلة أن الملاهی کلها حرام. قال ابن مسعودؓ صوت اللهو والغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء النبات. "درمختار" (ردالمحتار: ج٩/ص ٥٠٢)

قال الشامیؒ. الحاصل أنه لا رخصة فی السماع فی زماننا. (ردالمحتار: ج٩/ ص ٥٠٣)

## غلط ریچارج پر حق مطالبہ کا حاصل ہونا:

اگر کوئی شخص اپنے موبائل میں ریچارج کر رہا تھا، لیکن غلط نمبر ڈائل کرنے کی وجہ سے، کسی اور کے موبائل میں ریچارج ہو گیا تو اسے اس شخص سے جس شخص کے موبائل میں ریچارج ہو گیا، اپنی ریچارج کردہ رقم کے مطالبہ کا حق حاصل ہوگا، اور شخصِ آخر کے لئے اس ریچارج کا استعمال حلال نہیں ہوگا۔

لقوله تعالیٰ. یا یها الذین امنوا لا تا کلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارةً عن تراضٍ منکم. قال النبی صلی الله علی وسلم. لا یحل لا مری ءٍ من مال اخیة بشیٔ الا بطیب نفس منه. (جمع الجوامع: ج٩/ص٧).

## موبائل میں کسی کی تصویر فیڈ کرنا:

موبائل میں کسی کی تصویر فیڈ (Feed) کرنا کہ جب بھی فون کیا جائے تو بجائے نمبر کے اس شخص کی تصویر آئے درست نہیں ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔"ان اشد الناس عذابا عندا لله المصورون ، (بخاری شریف : ج۲/ص ۸۸۰). لا تمثال انسان أو طير "در مختار" لحرمة تصوير ذی الروح . (ردالمحتار : ج ۹/ص ۵۱۹) .

## خراب موبائل عیب بتائے بغیر فروخت کرنا:

بہت سے لوگ موبائل خراب ہونے پر اسے کم قیمت میں فروخت کر دیتے ہیں، اور خریدار کو موبائل میں موجودہ عیوب اور خرابیوں پر آگاہ نہیں کرتے ،اس طرح کی بیع دھوکہ دہی ہے جس سے آپ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا۔

عن ابن عباسؓ قال: قال النبی ﷺ 'من غشنا فليس منا ومن رمانا بالنبل فليس منا". (جمع الجوامع : ج ۷/۲۱۳)

اس بیع کے بعد خریدار کو اختیار ہوگا کہ چاہے پوری قیمت خرید رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے،لیکن یہ اختیار نہیں ہے کہ موبائل رکھ لے اور عیب کی وجہ سے قیمت واپس لے لے۔

عن أبی هريرةؓ ان رسول الله ﷺ مر على صبرة من طعام فأدخل يد ه فيها فنا لت اصا بعه بللا. فقال: ياصاحب الطعام ما هذا؟ قال: اصا بته السما ء يا رسول الله ﷺ قال : أفلا جعلته فوق الطعام حتى يراه الناس ثم قال من غش فليس منا. حديث حسن صحيح ، (جامع الترمذی : ج ا/ص ۲۴۵)

ذكر فی الفتح أن البيع ذا غرر قولي يجب فسخه قضاءً، وذا غرر فعلي يجب فسخه ديا نة. وكل بيع مكروه حيريما يجب فسخه ديا نة . (العرف الشذی علی هامش الترمذی : ج ا/۲۴۷)

عن ابی هريرةؓ قال: نهىٰ رسول الله ﷺ عن بيع الغرر . (ترمذی شريف : ج ا /ص ۲۳۲)

"من وجد بمشريه ما ينقص الثمن عند التجار أخذه بكل الثمن أورده (ردالمحتار: ج ۷/ ص ۱۶۹ ، ۱۷۰)

## کیمرے والے موبائل کا استعمال کیسا ہے:

کیمرے والے موبائل سے گفتگو کرنا ناجائز نہیں ہے۔ بلکہ اس کا غلط استعمال ناجائز ہے،علمائے کرام ومفتیان عظام کے لئے تہمت سے بچنے کے لئے احتیاط اسی میں ہے کہ وہ کیمرے والے موبائل کے بجائے ،سادہ موبائل استعمال کریں۔ کیوں کہ سرکار کا فرمان ہے۔ "اتقوا مواضع التهم "اورصاحب الأشباه والنظائر فرماتے ہیں۔"الأمور بمقا صدها ". (لأشباء والنظائر : ج ا /ص ۱۱۳) .

## طلباء مدارس کے لئے موبائل کا استعمال اور اس کا حکم:

فرائض خمسہ: کلمہ،نماز،روزہ،زکوۃ،حج اور علم اخلاص کا حاصل کرنا ہر مسلمان مردوعورت پر فرض ہے، کیوں کہ صحت عمل اسی پر موقوف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ہے،اسی طرح علم حلال وحرام،اورعلم ریا کا حاصل کرنا بھی فرض ہے،کیوں کہ عابد ریاء کے سبب اپنے عمل کے ثواب سے محروم ہوتا ہے، علم حسد وعجب،کا بھی حاصل کرنا بھی فرض ہے،کیوں کہ یہ دونوں چیزیں نیک عمل کو ایسے ہی کھا جاتی ہیں جیسے آگ لکڑی کو،خرید وفروخت ،نکاح وطلاق کا علم اس شخص پر حاصل کرنا فرض ہے جوان امور میں داخل ہونا چاہتا ہے،ان الفاظ وکلمات کا علم حاصل کرنا فرض ہے جس سے انسان اسلام سے خارج ہوجاتا ہے،ہم طلباء مدارس دینیہ اسی فرض علم کو تحصیل میں مشغول ہیں۔اس لئے ہر ایسا کام جو اگر چہ مباح ہو مگر ہمارے اس مقصد عظیم میں مخل ہو ہمارے لئے اس کا کرنا مکروہ تنزیہی ہوگا مثلاً: بلاضرورت موبائل کا استعمال، بازاروں میں فضول گھومنا پھرنا، اور رات دیر گئی تک گپ شپ بازی کرنا وغیرہ کیوں کہ شریعت اسلامیہ ایسے مباح کام سے بھی منع کرتی ہے جو فرائض وواجبات کی ادائیگی میں مخل ہو یا دین میں کسی خرابی کا ذریعہ بنے ،فقہ اسلامی میں اس کی بے شمار نظیریں موجود ہیں،مثلاً

(۱) عام حالات میں خرید وفروخت مباح ہے مگر اذان جمعہ کے بعد مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے کیوں کہ یہ ایک واجب شرعی یعنی اداء جمعہ میں مخل ہے۔

(۲) کسی بھی وقت نفل نماز پڑھنا مباح ہے مگر تین اوقات میں مکروہ تحریمی ہے کیوں کہ اس سے کافروں کے ساتھ مشابہت ظاہرہ لازم آتی ہے۔

(۳) خالق کی خلقت وصنعت کو دیکھنا اوراس میں غور وفکر کرنا اگر چہ مباح ہے مگر جب غیر محرم سامنے ہو تو نظر کو نیچے کرنا واجب ہے کیوں کہ یہ امر ممنوع کے ارتکاب کا ذریعہ ہے۔

لقوله تعالیٰ:فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا فی الدين .الخ (سورة التوبة :الأية : ۱۲۲)

ولـقـولـه عليه السلام :طلب العلم فريضة على كل مسلم . (سنن الكبرىٰ للبيهقى: ۲۵۶/۲ ، مکتبه دار الكتب العلميه بيروت ، مشكوٰة المصا بيح :ص ۳۴)

وفـى تبييـن المحارم :لاشک فی فرضية علم الفرائض الخمس ، وعلم الا خلاص ، لأن صحة العمل موقو فة عليه، وعلم الحلال والحرام ، وعلم الرياء، لأن العابد محروم من ثواب عمله بالرياء، وعلم الحسد والعجب ، اذ هـمـا يـا كـلان العمل كما تاكل النار الحطب ،وعلم البيع والشراء والنكاح والطلاق لمن أرادالد خول فی هـذه الأشـيـاء. (ردالـمـحـتـار : ۱۲۶/۱ ، مـقـدمـه ، مطلب فی فرض الكفاية وفرض العين، دارالكتب العلميه بيروت)

وبـقـا عدة فقهية:ان الو سيلة أو الذ ريعة تكون محرمة اذا كان المقصد محرم وتكون واجبة اذا كان المقصد واجبا . (الـمـقـاصـد الشر عيه للخادمی :ص ۴۶)وأيضا: بقاعدة فقهية:وسيلة المقصود تابعة للمقصود تابعة للمقصود وكلا هما مقصود . (اعلام المؤ قعين :۱۷۵/۳)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



## انٹرنیٹ کا استعمال:

انٹرنیٹ ایک ایسا جدید مواصلاتی نظام ہے جس کے ذریعے دنیا ایک چھوٹی سی آبادی کی شکل میں تبدیل ہوگئی ہے، انسان گھر بیٹھے دنیا کے چپے چپے اور مختلف الاجناس افراد کی سیر کرتا ہے، انٹرنیٹ کے ذریعے انسان دین واسلام کو گھر بیٹھے دنیا کے ہر طبقے میں متعارف کر سکتا ہے، اور پورے عالم کو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں غور کرنے، توحید ورسالت اور آخرت کی دعوت دینے میں استعمال کر سکتا ہے، اسی طرح تعصب وعناد، اختلاف وانتشار اور بداخلاقی وغیرہ بھی انٹرنیٹ کے ذریعہ دعوت دی جاسکتی ہے، جس سے افراد انسانی میں اختلاف وانتشار کی فضاء آخری حد تک عام کی جاسکتی ہے۔ اگر انٹرنیٹ کا استعمال پہلے مقصد کے لئے ہے تو اس کا استعمال جائز ہے اور اگر دوسرے مقصد کے لئے ہے تو اس کا استعمال ناجائز اور حرام ہے۔ اس لئے کہ فقہ کا قاعدۂ مسلمہ ہے۔ "الأمور بمقاصدها" (الاشباہ والنظائر: ج ۱ / ۱۱۳)

## انٹرنیٹ پروگرامز کا شرعی حکم:

انٹرنیٹ میں کچھ پروگرامز ہوتے ہیں جیسے، "Yahoo Messenger, Msn Messenger, Ridiffbol" وغیرہ، یہ پروگرامز، ای میل (Email) اور چیٹنگ (Chating) کے لئے مخصوص ہوتے ہیں، جن کے ذریعے دنیا میں کسی بھی فرد سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے، بہت سے نوجوان، انٹرنیٹ چیٹنگ۔ (Internet Cheating) کے ذریعے اجنبی لڑکیوں سے فرینڈ شپ "Friend Ship" اور عشق محبت کی باتیں کرتے ہیں، اور آپس میں ایک دوسرے کو فحش اور عریاں تصاویر "Email" کرتے ہیں جو شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔

ان رسول الله ﷺ قال: لعن الله الناظر والمنظور اليه. (مشکوٰۃ شریف: ص ۲۷۰).

ولا يكلم الأجنبية الا عجوزاً، (ردالمحتار: ج ۹/ ص ۵۳۰)

## انٹرنیٹ پر گیم کھیلنے کا حکم شرعی:

انٹرنیٹ موبائل اور کمپیوٹر گیم کھیلنے سے اگر فرائض کا ترک لازم آتا ہے تو یہ کھیل ناجائز اور حرام ہوگا، اور اگر ترک واجب لازم آتا ہو تو مکروہ تحریمی ہوگا، اور اگر ترک سنن ومستحبات لازم آتا ہو تو مکروہ تنزیہی ہوگا، کیوں کہ ہر وہ کام جو ترک فرض کا ذریعہ بنے وہ حرام، اور جو ترکِ واجب کا ذریعہ بنے ہو مکروہ تحریمی، اور جو ترکِ سنن ومستحبات کا ذریعہ بنے وہ مکروہ تنزیہی ہوگا۔

لقوله تعالیٰ: ولا تسبوا الذين يدعون من دو ن الله فيسبو الله عدو ابغير علم. (سورة الانعام: الآية ۱۰۹)

ولقد علمتم الذين اعتدو امنكم فى السبت. (سورة البقرة: آیت ۶۵)

ولقوله عليه السلام: قاتل الله اليهود حرمت عليهم الشحوم فباعوها واكلو اثما نها. (بخاری شریف: ج ۱ /ص ۳۸۴)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



فذمهم لكونهم تذرعوا للصيد يوم السبت المحرم عليهم بحبس الصيد يوم الجمعة وبا جماع الامة على جواز البيع والسلف مفترقين، وتحريمهما مجتمعين لذريعة الربا، فانها تدل على اعتبار الشرع سد الذرائع فی الجملة وهذا امجتمع عليه. (الفروق للامام القرا فی : ج۳/ص ۴۰۶)

## انٹرنیٹ کے ذریعہ رازدارانہ معاملات کی جاسوسی کا حکمِ شرعی:

اگر کوئی شخص یا ادارہ، یا کمیٹی، یا حکومت، اپنے راز دارانہ معاملات کو، کوڈ ورڈ ("Codeword"/"Password") کے ذریعہ، انٹرنیٹ یا کمپیوٹر پر فائلوں میں محفوظ کرلے، تو کسی دوسرے شخص کا جاسوسی کر کے، کوڈ ورڈ کو حاصل کرنا اور فائلوں میں محفوظ راز دارانہ معلومات سے فائدہ اٹھانا شرعاً ناجائز ہے اوراس سے بچنا واجب ہے۔ ارشاد خداوندی ہے، ولا تجسسوا ، اور تم جاسوسی نہ کرو، (سورة الحجرات :الآية ۱۲)

فرمانِ نبوی ؐ ھے، ولا تجسسو اولا تجسسوا ، (کہ تم دوسروں کے ٹوہ میں اور جاسوسی میں نہ رہو )( مسلم شریف : ج ۲/ص ۳۱۶)

اور فقہ کا قاعدۂ مسلمہ ہے، ان مالا یتم الواجب الابه فهو واجب . (فقہ النوازل :ج ۳/ ص ۲۲۵)

## ٹیپ ریکارڈ، ویڈیو کیسٹ، سی ڈی وغیرہ کے استعمال کا حکمِ شرعی:

ٹیپ ریکارڈ، ویڈیو کیسٹ، سی ڈی، اور سافٹ وئیر وغیرہ کا استعمال عام ہو چکا ہے، اس لئے تبلیغ دین اور اشاعتِ حق کے خاطر ایسی کیسٹیں، سیڈیاں اور سافٹ وئیر بنانا جس میں اخلاقی وتربیتی تعلیمات کو ریکارڈ کیا گیا ہو (خواہ صرف آواز یا آواز کے ساتھ حروف ہوں) جائز ہے، بشرطیکہ اس میں ذی روح کی تصاویر نہ ہوں۔

لقوله تعالیٰ:" خلق لكم ما فی الأرض جميعاً". (سورة البقرة: الآية ۲۹)

وبقاعدة الفقهية : "ان الأصل فی الأشياء الا باحة حتی يدل الدليل علی عدم اباحته " (الأشباه والنظائر : ج ۱/ص ۲۵۲)

## انٹرنیٹ کے ذریعہ تبلیغ واشاعت:

انٹرنیٹ کے ذریعہ قرآن کریم، حدیث نبویؐ، عقائد اسلام، احکام اسلام، ونظریات شرع پر غیروں کی طرف سے جو یلغار کی جارہی ہے اور اسلام واہل اسلام کی جو غلط شبیہ پیش کی جارہی ہے، اس کا جواب انٹرنیٹ کے ذریعہ ہی دینا ممکن ہے اس لئے اس مقصد کے خاطر انٹرنیٹ کا استعمال جائز ہی نہیں بلکہ بعض اوقات لازم ہے۔ اور حکم خداوندی ہے:" واعدوا لهم ما استطعتم من قوة"(سورة الأنفال :الآية ۶۰) اور فرمان رسول ﷺ ہے:" جاهدوا المشركين باموالكم وانفسكم وألسنتكم ". (سنن أبی داؤد :ص ۳۳۹)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اور خالد بن ولید کے لئے حضرت ابوبکرؓ کا یہ قول:

" حار بهم بمثل ما يحار بونک السيف بالسيف والرمح بالرمح" اور قاعدۂ شرعیہ ہے، " ان مالا يتم الواجب الا به فهو واجب " کے عموم میں داخل ہے۔(فقه النوازل : ج ۳/ص ۲۲۵)

## انٹرنیٹ کے ذریعہ کسی دوسرے کریڈٹ کارڈ نمبر اور اس کا پاس ورڈ حاصل کر کے خفیہ طور پر بیع وشراء کرنا:

انٹرنیٹ کے ذریعہ کسی دوسرے کا کریڈٹ کارڈ (Credit.Card) نمبر اور اس کا پاس ورڈ (Password) حاصل کر کے اس کے خاطے سے خفیہ طور پر خرید وفروخت کرنا جس کا بل کریڈٹ کارڈ والے کو آتا ہو شرعاً ناجائز وحرام ہے۔ اور اس طرح کے مال کے استعمال پر سخت وعید وارد ہوئی ہے۔ لقوله تعالىٰ: لاتاكلوا اموالكم بينكم بالباطل الا ان تكون تجارةً عن تراضٍ منكم . (سورة النساء :الآية ۲۹) ولقوله عليه السلام : كل المسلم على المسلم حرام عرضه، وماله ، ودمه.( مسلم شريف : ج ۲/ص ۳۱۷ ، كتاب البر واصلة والأدب ، باب تحريم ظلم المسلم وخذ له واحتقار ه الخ " (ترمذی شریف : ج ۲/ص ۱۴ ، كتاب البر والصلة ، باب ماجاء فى شفقة المسلم على المسلم ")

وبقا عدةالفقهية : سد االذرائع وسيلة المقصود تابعة للمقصود وكلامها مقصود . (اعلام المؤقعين : ج۳/ ص ۱۷۵)

## انٹرنیٹ پر خرید وفروخت:

اگر انٹرنیٹ پر بائع اور مشتری دونوں موجود ہوں اور ایجاب کے فوراً بعد دوسرے کی طرف سے قبول ظاہر ہو جائے تو بیع منعقد ہو جائے گی اور اس صورت میں عاقدین کو متحد المجلس تصور کیا جائے گا، کیونکہ اتحاد مجلس کا مقصد ایک ہی وقت میں ایجاب کا قبول سے مربوط ہونا ہے۔

لقوله تعالىٰ : احل الله البيع وحرم الربوا ". (سورة البقرة :الآية ۲۷۵)

ولقوله عليه السلام : المتبا يعان بالخيارمالم يفترقا . (سنن ابى داؤد : ج۲/ ص ۴۸۹)

وبقاعدة الفقهية : الأمور بمقاصدها. (الأشباه والنظائر : ج ۱/ص ۱۱۳)

## ای،میل کے ذریعہ بیع وشراء کرنا:

اگر کسی شخص نے کسی شخص کو، ای،میل (E-mail) کے ذریعہ بیع کی پیشکش کی تو جب وہ شخص جسے یہ پیش کش کی گئی، اس ای میل (E-mail) کو پڑھے، اسی وقت اس کی جانب سے قبولیت کا اظہار صحتِ بیع کے لئے ضروری ہوگا، اور یہ صورت تحریر وکتابت کے ذریعہ بیع کی ہوگی، اور بیع بصورت تحریر وکتابت درست وجائز ہے۔

الأن القاعدة الفقهية : الكتاب كالخطاب . (قواعد الفقه : ص ۹۹) فلمابلغه الكتاب وفهم ما فيه قال قبلت فى المجلس انعقد . (فتح القدير : ج ٦/ ص ۲۳٦ ، الفتاوىٰ الهنديه : ج۳/ص ۹)

© rasailojaraid.com